بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
بروز منگل
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

نمبر ۲۴۰	۲۸ شعبان ۱۳۹۱ھ ۔ ۱۹ اخاء ۱۳۵۰ ہش ۔ ۱۹ اکتوبر ۱۹۷۱ء	جلد ۶۰/۲۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۸ اخاء ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۱۷ اخاء کی رپورٹ میں مطلع فرماتے ہیں کہ:۔
اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج حضور کی طبیعت بہتر رہی ہے۔ الحمدللہ
احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

کوئٹہ (بذریعہ تار) مکرم مرزا منور بیگ صاحب سیکرٹری صنعت جماعت احمدیہ کوئٹہ مطلع فرماتے ہیں کہ محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ بلوچستان بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت درد و الحاح سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم شیخ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم مولوی محمد الدین صاحب ایم، اے صدر محلہ دارالرحمت غربی ربوہ تا حال بیمار ہیں۔ اپریشن کے بعد کبھی پیشاب میں معمولی خون آ رہا ہے اور پس بھی ہے۔ وہ تا حال جہلم میں زیرِ علاج ہیں۔
احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

انصار اللہ کا سولہواں (۱۶) سالانہ مرکزی اجتماع نہایت کامیابی کیساتھ اختتام پذیر ہو گیا

اجتماع کے آخری روز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا بصیرت افروز اختتامی خطاب

قرآن کریم کی خدمت اور اسکی اشاعت ہم میں سے ہر ایک کا پہلا اور آخری فرض ہے

اس فرض کو انتہائی محنت اور مسلسل کوشش سے سرانجام دو تاکہ اللہ تعالےٰ کے غیر محدود انعامات کے وارث بن سکو

ربوہ ۔ ۱۸ اخاء ۔ الحمد للہ کہ انصار اللہ کا سولہواں سالانہ مرکزی اجتماع انابت الی اللہ اور روحانی کیف و سرور سے معمور فضا میں تین دن تک جاری رہنے کے بعد کل سوا بارہ بجے دوپہر نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گیا۔ یہ اجتماع اس میں شامل ہونے والے خوش قسمت انصار و خدام کے لئے غیر معمولی طور پر ازدیادِ ایمان کا موجب بنا۔ انہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے افتتاحی اور اختتامی خطابات سے فیض یاب ہونے کا خصوصی فخر حاصل ہوا اور وہ اجتماع کے بابرکت ایام کو اجتماعی ذکر الٰہی اور خصوصی دعاؤں میں گذارنے کے بعد اسلام کی کامیابی اور فتح پر پہلے سے زیادہ یقین حاصل کر کے خدمتِ اسلام، خدمتِ قرآن پاک اور خدمتِ وطن کا نیا جوش، ولولہ اور عزم اپنے قلوب میں لیکر واپس اپنے گھروں کو لوٹے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پُر معارف اور بصیرت افروز اختتامی خطاب کے بعد جب انصار سے ان کا عہد دوہرایا تو اس موقعہ پر حضور نے ان سے یہ عہد بھی لیا کہ وہ اپنے عزیز ملک اور وطن کی خاطر ہر قربانی اور خدمت پیش کریں گے۔ انشاء اللہ۔

اجتماع میں شرکت کرنیوالوں میں غیر معمولی اضافہ

یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ ہر سال یہ خالص روحانی اور تربیتی اجتماع پہلے سالوں کی نسبت زیادہ کامیاب ہوتا ہے۔ امسال یہ اجتماع ایسے حالات میں منعقد ہو رہا تھا جبکہ ملک غیر معمولی اور ہنگامی صورت حال سے دوچار ہے اور پاکستان کی سالمیت کو شدید خطرات درپیش ہیں۔ ایسے نازک حالات میں اوّل تو اجتماع کا منعقد ہونا ہی غیر یقینی تھا، دوسرے اجتماع میں شریک ہونے والے انصار بھائیوں اور بزرگوں کی تعداد پر بھی اس کا خاصا اثر پڑنے کا امکان تھا لیکن اس کے باوجود یہ اجتماع بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت زیادہ بارونق اور کامیاب رہا۔ سال گزشتہ کے اجتماع میں ۴۶۵ مجالس کے ۹۲۵ نمائندگان اور ۱۷۷۵ اراکین شریک ہوئے تھے لیکن اس دفعہ تمام نامساعد حالات کے باوجود ۵۶۰ مجالس اجتماع میں شریک ہوئیں اور ان کے نمائندگان کی تعداد ۱۰۷۶ اور اراکین کی تعداد ۱۸۴۱ رہی۔ گویا مجالس کی تعداد میں ۹۵ کا اور نمائندگان کی تعداد میں ۱۵۱ کا غیر معمولی اضافہ ہوا۔ چونکہ اس دفعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماع کے پہلے روز خدام الاحمدیہ کو خصوصی طور پر یہ تحریک فرمائی تھی کہ وہ بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں انصار کے اجتماع میں شامل ہو کر تقاریر سے مستفید ہوں۔ اس لئے اس دفعہ خدام و اطفال بھی کثرت کے ساتھ شامل ہوتے رہے۔ حتیٰ کہ جگہ کی تنگی کو محسوس کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کو پہلے روز ہی یہ ہدایت دینا پڑی کہ آئندہ سال یہ اجتماع کسی اور وسیع جگہ پر منعقد کیا جائے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ سخت ناموافق حالات کے باوجود اس دفعہ بھی مشرقی پاکستان سے نمائندگان تشریف لائے چنانچہ محترم مولوی محمد صاحب امیر جماعت مکرم مقبول احمد خان صاحب (ناظم اعلیٰ انصار اللہ مشرقی پاکستان) حاجی عبدالسلام صاحب اور مکرم سید موسٹی رضا صاحب آف چٹاگانگ کو اجتماع کی برکات سے متمتع ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

علاوہ ازیں مانچسٹر (انگلستان) سے مکرم عبدالرشید صاحب اور سیرالیون (مغربی افریقہ) سے مکرم حبیب احمد صاحب کو بھی اس اجتماع میں شامل ہونے کا موقع ملا۔

حضور کا ولولہ انگیز اختتامی خطاب

انصار اللہ کے اس بابرکت روحانی اجتماع کے آخری اجلاس سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک نہایت ولولہ انگیز اور پُر معارف خطاب فرمایا جس میں حضور نے بتایا کہ قرآن کی خدمت اور اس کے علوم کی اشاعت ہم میں سے ہر ایک کا بنیادی فرض ہے۔ اور اس فرض کی ادائیگی کے لئے انتہائی کوشش اور مسلسل جد و جہد کی ضرورت ہے تاکہ ہم اللہ تعالےٰ کے غیر محدود انعامات کے وارث ہوں۔

حضور کے اس بصیرت افروز خطاب سے قبل مکرم جناب ثاقب صاحب زیروی نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اپنا منظوم کلام ترنم کے ساتھ پڑھ کر سنایا۔ جس کے بعد مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ صوبہ سندھ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقدس فارسی منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب کے شروع میں اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے موجودہ نازک ملکی حالات میں بھی انصار کو جمع ہونے نیکی کی باتوں کو سننے اور پھر اپنے قلوب میں ان پر عمل کرنے کا عہد کرنے کی توفیق بخشی۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

(مسعود احمد پبلشر، ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ اخاء ۱۳۵۰ ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دو۲ اہم فرض اور ایک عظیم الشّان بشارت

قبل ازیں ہم لکھ چکے ہیں کہ پاکستان آج کل اپنی تاریخ کے جس نازک ترین دور میں سے گزر رہا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کو عموماً اور احمدی نوجوانوں اور بچوں کو خصوصاً توجہ دلائی ہے کہ وہ وطن کی سالمیت اور حفاظت کے لئے ہر قربانی پیش کرنے کے لئے تیار رہیں حتیٰ کہ وطن کی سالمیت اور حفاظت کی خاطر ان کی طاقتوں کا آخری جزو بھی خرچ ہو جانا چاہیئے۔ صرف یہی نہیں کہ وہ کسی سے پیچھے نہ رہیں بلکہ انہیں دوسروں کی طرف دیکھے بغیر قربانیوں میں آگے ہی آگے بڑھتے چلے جانا چاہیئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج جن نازک حالات میں افراد جماعت کو موجودہ وقت کے اہم ترین تقاضے کو پورا کرنے اور وطن کی سالمیت اور حفاظت کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے قیام پاکستان کے وقت ہی اہل پاکستان کو آگے چل کر ان حالات کے پیدا ہونے سے خبردار فرما دیا تھا اور اہل پاکستان کو بالعموم اور اپنی جماعت کے افراد کو بالخصوص پاکستان کی سالمیت اور حفاظت کی خاطر دو اہم فرائض بجا لانے کی طرف توجہ دلائی تھی اور انہیں بشارت دی تھی کہ اگر وہ ان فرائض کو کماحقہٗ بجا لائیں گے تو وہ دشمن جو پاکستان کو تباہ و برباد کرنے پر تلا ہوا ہے خود تباہ و برباد ہو کر رہ جائے گا۔ آپ نے ۱۸ مارچ ۱۹۴۸ء کو کراچی میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا:-

"اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ ۝ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ ۝ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝ کے الفاظ گو ایک رنگ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر چسپاں ہوتے ہیں مگر ایک رنگ میں آج پاکستان کے ہر فرد کے سامنے یہ الفاظ رہنے چاہیئے۔ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ کے مطابق خدا نے آپ لوگوں کو ایک حکومت دے دی ہے جس میں اسلامی طریقوں پر عمل کرنے کا آپ لوگوں کے لئے موقع ہے۔ اب اس دوسرے حصے فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ کو پورا کرنا مسلمانوں کا کام ہے۔

(۱) وہ اللہ تعالیٰ سے دعائیں کریں، عبادتیں بجا لائیں اور اپنی زندگی کو اسلامی زندگی بنائیں۔

(۲) اسکے ساتھ ہی وہ اپنے ملک اور اپنی قوم اور اپنے مذہب کی عزّت بچانے کیلئے ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔

یہ دو چیزیں ایسی ہیں کہ اگر مسلمان ان پر عمل کر لیں تو اللہ تعالیٰ ان سے وعدہ کرتا ہے کہ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝ (یقین رکھو! تمہارا دشمن ہی ابتر رہیگا) وُہ دشمن جو آج انہیں کچلنا چاہتا ہے خود کچلا جائیگا۔ وہ دشمن جو انہیں تباہ کرنا چاہتا ہے خود تباہ ہو جائیگا۔ صرف اس احسان کے بدلے کہ اُس نے انہیں کوثر (پاکستان کی آزاد و خودمختار مملکت) بخشا، اللہ تعالیٰ ان سے ۲ دو باتیں چاہتا ہے:-

(۱) ایک یہ کہ وُہ اپنا دین درست کر لیں اور عبادت اور دعاؤں اور ذکر الٰہی میں مشغول ہو جائیں اور

(۲) دوسرے یہ کہ وُہ اپنے دین اور اپنے مذہب کے لئے ہر قسم کی قربانیاں پیش کریں۔

جب وُہ ایسا کر لیں گے، اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۝

یہ مت خیال کرو کہ تم تھوڑے ہو، یہ مت خیال کرو کہ تم کمزور ہو۔ اگر اس جذبہ اور نظریے اور ایمان کے ساتھ تم کھڑے ہو گئے تو خدا بے غیرت نہیں، خدا بے وفا نہیں۔ وُہ چھوڑیگا نہیں جبتک وُہ اس زبردست دشمن کو جو تم پر حملہ کر رہا ہے تباہ اور برباد نہ کر دے۔" (الازہار لذوات الخمار حصّہ دوم ص۳۱۳)

آج جبکہ وہ انتہائی نازک حالات جن سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آج سے ۲۳ سال قبل اہل پاکستان کو خبردار فرمایا تھا اپنی پوری شدت کے ساتھ ایک دفعہ پھر منصّۂ شہود پر آ گئے ہیں اور پاکستان کی سالمیت اور اس کی بقا کے لئے شدید ترین خطرہ پیدا ہو گیا ہے اور دشمن نے اپنی پوری جنگی طاقت کو اس کی سرحدوں پر لا جمع کیا ہے اور خود صدر مملکت نے ۱۲ اکتوبر کو قوم کے نام اپنے نشری خطاب میں اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افراد جماعت کو ملک کی سالمیت اور حفاظت کے لئے قربانیاں کرنے کی تلقین فرمائی ہے ہر پاکستانی کا بالعموم اور ہر پاکستانی احمدی کا بالخصوص یہ فرض ہے کہ وہ پاکستان کی سالمیت اور حفاظت کی خاطر دن اور رات اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں اور وطن عزیز کی سالمیت اور حفاظت کی خاطر اپنی طاقتوں کا آخری جزء بھی خرچ کر دیں اور بڑی سے بڑی قربانی پیش کر دکھائیں۔ ہمارا وفادار اور صادق الوعد خدا اپنی اس بشارت کو پورا کرے گا اور ضرور کرے گا۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ یہ بشارت ہمارے حق میں پوری نہ ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کی مرکزی لائبریری کی نئی عمارت کے افتتاح کے موقعہ پر

فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں

سپاسنامہ

۱۹ر اخاء ۱۳۵۰ھش (مطابق ۱۹ر اکتوبر ۱۹۷۱ء) بروز اتوار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ کے زیر اہتمام تعمیر شدہ خلافت لائبریری کی وسیع و جاذب نظر عمارت کا افتتاح فرمایا۔ اس موقعہ پر حضور اقدس کی خدمت میں جو سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

سیدنا ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ادارہ فضل عمر فاؤنڈیشن کو حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں یہ خوشخبری پیش کرنے کی سعادت نصیب ہو رہی ہے کہ سلسلہ کی مرکزی لائبریری جس کی عمارت کا سنگ بنیاد حضور نے اپنے دست مبارک سے ۱۸ر جنوری ۱۹۷۰ء کو رکھا تھا۔ بفضلہ تعالیٰ ہر طرح مکمل ہو کر اب قابلِ استعمال ہے اور حضور کے دستِ مبارک سے افتتاح کی ساعت سعد کی منتظر ہے۔

فضل عمر فاؤنڈیشن کے قیام کے شروع میں حضور نے جماعت سے اپیل کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ احباب بشاشتِ قلب کیساتھ محض رضاءِ الٰہی کی خاطر فضل عمر فاؤنڈیشن میں دل کھول کر حصہ لیں۔ اور ساتھ ہی دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ اس فنڈ کو بابرکت کرے اور اس کے اچھے نتائج کا ثواب حضرت فضل عمرؓ کو بھی اور ہمیں بھی پہنچائے یہ حضور کے بابرکت عہد خلافت کے ابتدائی ایام تھے۔ تحریک ۲۵ لاکھ روپیہ کی تھی لیکن حضور کی اپیل پر دلی محبت و اخلاص بشاشت و فدائیت کے ساتھ لبیک کہتے ہوئے جماعت کے ہر طبقہ نے بڑھ چڑھ کر حضرت فضل عمرؓ کی یاد میں قائم کئے جانے والے اس عظیم فنڈ میں حصہ لیا۔ اور مختصر و محدود عرصہ یعنی تین سال میں ۲۵ لاکھ روپیہ سے بڑھ کر پونے ۳۳ لاکھ روپیہ نقد اور جائیداد کی صورت میں پیش کر دیا۔ والحمد للہ علیٰ ذالک۔

اس فنڈ کے متعلق یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ سرمایہ کو خرچ نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ جن مقاصد کے پیشِ نظر فاؤنڈیشن کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ ان کو پورا کرنے کے لئے جس قدر روپیہ کی ضرورت ہو گی وہ اس فنڈ کے نفع کی آمد سے حاصل کیا جائے گا۔ چنانچہ سرمایہ میں سے ایک بہت بڑی رقم کو نفع مند کاموں پر لگا دیا گیا۔ جس پر اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے پونے چھ لاکھ روپیہ کا نفع ہوا ہے۔ فاؤنڈیشن کے مقاصد کے سلسلہ میں حضور نے فرمایا تھا کہ "اس فنڈ سے بعض ایسے کام کئے جائیں گے جن سے حضرت فضل عمر مصلح موعودؓ کو خاص دلچسپی تھی" چنانچہ ادارہ کے قیام کے معاً بعد فضل عمر فاؤنڈیشن نے احباب جماعت کے مشورہ اور حضور ایدکم اللہ تعالیٰ کی منظوری سے مقاصد کی تعیین کی۔ اور ان کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ ایک حصہ قلیل المیعاد منصوبہ میں رکھا گیا۔ جس میں علمی اور تحقیقی مضامین اور مقالوں کے لکھوانے۔ حضرت فضل عمرؓ کے خطبات و ملفوظات کی تدوین و اشاعت اور حضرت فضل عمرؓ کے سوانح حیات کی تالیف ہے دوسرا حصہ طویل المیعاد منصوبہ سے تعلق رکھتا ہے اس منصوبہ میں اولیت لائبریری کی عمارت کو دی گئی۔ حضرت فضل عمرؓ کی یہ بڑی خواہش تھی۔ کہ مرکز میں ایک مکمل اور جامع لائبریری ہو۔ اور اس کے لئے آپ نے اپنی زندگی میں متعدد مرتبہ توجہ دلائی بالخصوص ۱۹۵۲ء کی شوریٰ میں تو بڑے زور اور وضاحت سے لائبریری کی ضرورت۔ اہمیت اور افادیت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یہ اتنی اہم چیز ہے۔ کہ ہمارے سارے کام اس سے وابستہ ہیں تبلیغ اسلام، مخالفوں کے اعتراضات کے جوابات۔ تربیت۔ یہ سب کام لائبریری سے ہی تعلق رکھتے ہیں"۔

اور پھر فرمایا:۔

"لائبریری ایک ایسی چیز ہے کہ کوئی تبلیغی جماعت اس کام کے بغیر کام نہیں کر سکتی"۔

ظاہر ہے۔ کہ جامع لائبریری کا قیام جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ کا منشاء مبارک تھا اور حضور رضی اللہ عنہ کی ۱۹۵۲ء کی شوریٰ والی تقریر سے ظاہر ہے۔ ایک بہت بڑا منصوبہ ہے جس کو فوری طور پر پایۂ تکمیل تک پہنچانے کیلئے سلسلہ کے جملہ اداروں کا باہمی تعاون ازبس ضروری ہے۔ فضل عمر فاؤنڈیشن نے اس عظیم منصوبہ میں سے ایک اہم حصہ یعنی مناسب و موزوں۔ پائیدار اور دیدہ زیب عمارت مہیا کرنے کا اپنے ذمہ لیا۔ فضل عمر فاؤنڈیشن نے لائبریری کی عمارت کی تعمیر کے لئے ساڑھے تین لاکھ روپیہ کا بجٹ منظور کیا یہ بجٹ اگرچہ دو سال پہلے منظور کیا گیا تھا۔ اس دوران تعمیری سامان اور متعلقہ اشیاء کے نرخوں میں اضافہ بھی ہوتا رہا باایں ہمہ یہ وسیع و دیدہ زیب و پائیدار عمارت جس کا اس وقت آپ نظارہ فرما رہے ہیں مقررہ بجٹ کے اندر ہی تکمیل کو پہنچ گئی والحمد للہ کل خرچ تعمیر ۳,۶۲,۳۳۲/۱۵ روپے آیا۔ تعمیر مکمل ہونے پر جو سامان بچ رہا اس کو بذریعہ نیلام عام فروخت کیا گیا جس سے ۱۲,۵۹۷/۱۱ کی آمد ہوئی اس رقم کو منہا کرنے کے بعد اصل خرچ ۳۴۹۷۳۵/۴ روپے ہوا۔

عمارت کی تعمیر ختم ہونے کے قریب تھی کہ فضل عمر فاؤنڈیشن نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ عمارت کے ساتھ ضروری فرنیچر بھی فاؤنڈیشن مہیا کر دے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے فوری مشورے کئے گئے۔ فرنیچر ڈیزائن اور فرنیچر دیکھا گیا۔ بالآخر محترم کرنل عطاء اللہ صاحب محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب اور محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب کے سپرد یہ کام کیا گیا۔ ان حضرات نے متعدد لائبریریوں کے فرنیچر کا جائزہ لیا۔ اور باہمی مشورے سے پسند کیا کہ کتب و رسائل و اخبارات رکھنے اور احباب کے مطالعہ کے لئے جدید قسم کا فرنیچر تیار کروایا جائے اس کے لئے گجرات کی مشہور فرم "نظام فرنشنگ ہاؤس" کو جو بہترین فرنیچر تیار کرنے میں بہت مشہور فرم ہے کو پچاس ہزار روپے کا آرڈر دیا گیا۔ اس وقت تک ۳۵ ہزار کا فرنیچر آ چکا ہے اور لائبریری میں رکھوا دیا گیا ہے۔ کچھ مزید تیار ہو رہا ہے۔ مین ہال میں ایک اچھی قسم کا کلاک بھی لگوا دیا گیا ہے۔ عمارت کے سلسلہ میں چند باتوں کا بیان کرنا ضروری ہے جن کو تعمیر کے وقت مدنظر رکھا گیا تا عمارت کی پائیداری اور مضبوطی کے ساتھ ساتھ اس کی دیدہ زیبی احسن رنگ میں قائم رہے۔

لائبریری کے لئے زمین کا قطعہ ۲۲۰×۱۰۰ ریزرو کیا گیا تھا۔ جس میں سے ۹۲۰۰ مربع فٹ تعمیر شدہ عمارت کا پلنتھ ایریا ہے باقی سارا ایریا پارک۔ سائیکل سٹینڈ۔ فٹ پاتھ۔ باغیچے اور چاردیواری پر مشتمل ہے۔

عمارت کی بنیادوں ستونوں اور فرش میں Sulphate Resisting سیمنٹ استعمال کیا گیا ہے تاکہ کلر اور شور کے نقصان دہ اثرات سے عمارت محفوظ رہے اسی طرح اس عمارت کی تعمیر میں دریا کے ٹیوب ویل کا پانی استعمال کیا گیا ہے۔ کیونکہ لوکل پانی سے دریا کا پانی نسبتاً بہتر تھا

پوری عمارت R.C.C فریم سٹرکچر کی ہے بنیادیں R.C.C بیم کی ہیں عمارت میں R.C.C فریم کے درمیان اینٹ سٹرکچر ہے اور باہر کی Facing کے لئے اینٹیں خاص طور پر لاہور سے منگوائی گئیں۔

Glazed

پوری عمارت کی بیرونی کھڑکیاں لوہے کی رکھی گئی ہیں۔ دروازے ساگوان لکڑی کے ہیں۔ چھتیں R.C.C کی ہیں اور فرش ماربل چپس کے تیار کئے گئے ہیں۔

ان سب باتوں کو مدنظر رکھنے سے عمارت کی پختگی اور خوبصورتی میں اضافہ ہوا ہے۔ بنیادیں اتنی گہری اور ان میں R.C.C کی ایسی مقدار استعمال کی گئی ہے کہ دوسری منزل اس عمارت پر کسی وقت بھی تعمیر ہو سکتی ہے۔ موجودہ عمارت میں اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ پچاس ہزار کتب باسانی رکھی جا سکیں اور ان کے انتظام کے لئے ضروری عملہ اور متعلقہ افراد اپنے فرائض کو عمدگی سے انجام دے سکیں۔ عمارت کی مغربی جانب مزید پچاس ہزار کتب کے لئے جگہ ریزرو ہے اور جب لاکھ کتب سے زائد کتب لائبریری میں رکھنے کا سوال پیدا ہوگا تو دوسری منزل تعمیر کروائی جا سکے گی جس میں مزید ایک لاکھ کتب رکھی جا سکیں گی۔

لائبریری کی عمارت تین حصوں میں منقسم ہے یعنی انٹرنس ہال۔ ایڈمنسٹریشن بلاک اور مین ہال۔

انٹرنس ہال۔ لائبریری کی عمارت میں داخل ہوتے ہی یہ ہال ۲۰×۳۰ فٹ سائز کا ہے جس کے سامنے ایک خوبصورت گلاب کے پودوں سے مزین کیا گیا ہے۔ درمیان میں ایک فوارہ بنایا گیا ہے اور روشنی کے لئے ٹیوب لگائی گئی ہیں اس ہال سے ہی مختلف حصوں میں جانے کیلئے دروازے اور راستے ہیں۔ یعنی دائیں طرف اخبارات رسائل کے لئے الگ ریڈنگ روم اور ایڈمنسٹریشن بلاک ہے۔ اور بائیں طرف مین ہال برائے کتب بینی کے لئے ریڈنگ روم ہے۔ انٹرنس ہال نئی تصنیفات اور چیدہ نقشہ جات اور مسودات کے Display کیلئے نہایت موزوں ہے ایڈمنسٹریشن بلاک میں لا کر رکھے ہیں۔

۱۔ لائبریرین اور ان کے سٹینو کا کمرہ جس میں ٹیلیفون لگوا دیا گیا ہے۔
۲۔ اسسٹنٹ لائبریرین کا کمرہ۔
۳۔ سٹاف کا کمرہ۔
۴۔ نوٹ نویس کا کمرہ۔
۵۔ مؤرخ احمدیت کا کمرہ۔
۶۔ مائکروفلم اور مائکروکارڈز کا کمرہ
۷، ۸۔ دو غسلخانے مشرقی اور مغربی طرز کے۔
۹۔ ریسیونگ اینڈ کیٹیلاگنگ کا کمرہ۔
۱۰۔ کمرہ جلدسازی۔
۱۱۔ کینٹین جس میں ضروری شیلو چلیں کے تیار کروائے گئے ہیں اور الیکٹرک کیٹل فٹ ہے۔

ان کمروں میں جانے کے لئے کاریڈار بنے ہوئے ہیں۔ ہر کمرہ پر تختی لگوا دی گئی ہے۔ تا ضرورت مند متعلقہ کارکنوں سے جلد تعلق پیدا کر سکیں۔

مین ہال تقریباً ۶۸×۴۲ سائز کا ہے۔ اس میں پچاس ہزار کتب رکھنے کی گنجائش مہیا کی گئی ہے۔ اس ہال میں مغربی طرف آٹھ کیوبیکلز بھی بنائے گئے ہیں تا کہ ریسرچ سکالرز ان میں اطمینان سے بیٹھ کر یکسوئی کے ساتھ علمی تحقیق کا کام کر سکیں۔

عمارت میں پینے کے لئے اور غسلخانوں کے لئے واٹر سپلائی کا کنکشن لگوا دیا گیا ہے چھت کے اوپر ٹینکی بنائی گئی ہے تا ہر وقت پانی مہیا ہو سکے۔ باغیچوں میں آبادی کمیٹی کے ٹیوب ویل کا پانی استعمال ہوگا۔ ان باغیچوں میں Dacca Grass لگوا دیا گیا ہے اور اطراف و جوانب میں ایسے پودے لگوائے گئے ہیں جو سرسبز رہتے ہیں۔

عمارت میں بجلی اور روشنی کا انتظام بھی جدید طرز پر کیا گیا ہے یعنی ٹیوب لائٹوں کے خوبصورت اور موزوں سیٹ نصب کئے گئے ہیں۔ اسی طرح پنکھوں کی مناسب فٹنگ ہے۔ تا کہ مطالعہ کرنے والے احباب کو زیادہ سے زیادہ آرام مہیا ہو سکے۔

عمارت کی دائیں جانب کاروں اور سائیکلوں پر آنے والے احباب کی آسانی کے لئے ایک علیحدہ آہنی گیٹ بنوایا گیا ہے جس کے اندر کاروں اور سائیکلوں کے پارک کرنے کے لئے علیحدہ علیحدہ انتظام موجود ہے۔

شروع میں یہ اندازہ تھا کہ لائبریری کی یہ عمارت ایک سال کے اندر مکمل ہو جائے گی۔ لیکن دو تین وجوہ سے عمارت کی تعمیر پر توقع سے زیادہ وقت لگ گیا۔ کیونکہ اول آرکیٹکٹ کی طرف سے یہ تاکید تھی کہ بنیادوں فرش اور Damp Proof کو اس میں سوائے سلفیٹ ریزسٹنگ سیمنٹ کے اور کوئی سیمنٹ استعمال نہ کیا جائے اس سیمنٹ کے حصول کے لئے خاصی دوڑ دھوپ کرنا پڑی اور بمشکل تین ماہ کے بعد اس کا حصول ممکن ہوا۔ پھر تعمیر کے کام کی نگرانی میں دقتیں پیش آئیں۔ موزوں آدمی کی تلاش رہی۔ ابتدائی انتظام تسلی بخش ثابت نہ ہوا۔ اگست ۱۹۷۰ء میں میاں عبدالحمید صاحب آف لاہور کی خدمات حاصل ہوئیں جن کے آنے پر تعمیر کا کام پوری رفتار سے جاری رہا۔ میسرز محمود حسین آرکیٹکٹ ہر مرحلہ پر تعمیر کے کام کو آکر دیکھتے رہے اور ضروری اصلاح وغیرہ کرواتے رہے۔ میاں عبدالحمید صاحب نگران تعمیر کے متعلق یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ اگرچہ انہوں نے اگست ۱۹۷۰ء میں کام سنبھالا۔ لیکن نیک نیتی دیانتداری اور بہت محنت کے ساتھ انہوں نے اپنے فرض کو وقت مقررہ کے اندر انجام دیا۔ ٹھیکیدار ولی محمد صاحب نے بھی پوری فکرمندی اور توجہ سے کام کیا۔ چوہدری نذیر احمد صاحب انجینئر مسجد اقصیٰ سے بھی وقتاً فوقتاً متعدد کاموں میں ضروری امداد لی جاتی رہی۔ بالخصوص جن دنوں عمارت کا لینٹل پڑ رہا تھا۔ وہ خود اور مسجد اقصیٰ کے بعض دیگر کارکنان سارا وقت موجود رہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

عمارت کے مکمل ہونے پر فاؤنڈیشن نے محترم کرنل محمد عطاء اللہ صاحب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب پر مشتمل انسپکشن ٹیم مقرر کی تا ساری عمارت کا جائزہ لیا جائے۔ انسپکشن ٹیم نے ضروری اصلاحات کی طرف توجہ دلائی اور مجوزہ اصلاحات کے مطابق ضروری اقدامات کئے گئے۔

خاکسار اس موقع پر یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ مخدوم و محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو پاکستان میں رہنے کا بہت کم وقت ملتا ہے۔ لیکن اس عرصہ میں جب بھی آپ ربوہ تشریف لاتے بڑی فکرمندی کے ساتھ جلد سے جلد کام کی تکمیل کے لئے توجہ دلاتے رہے اور فاؤنڈیشن کے نائب صدر محترم کرنل محمد عطاء اللہ صاحب نے تو میرے علم اور ذاتی اطلاع کی بنا پر اپنے مکان اور دفاتر کی تعمیر کے لئے ایسا انہماک نہیں دکھایا جس قدر انہماک سلسلہ کی اس عمارت کی تعمیر کے سلسلہ میں دکھایا۔ ہر کام ہر تفصیل ہر چیز جو عمارت کے سلسلہ میں ضروری تھی اس کے متعلق پوری چھان بین کرتے رہے ان کے اس طریق کار سے اس عمارت کی تکمیل میں گرانقدر امداد ملی۔ فاؤنڈیشن کے دفتر کے کارکنوں نے بھی اس سلسلہ میں اپنے فرائض بڑی تندہی سے انجام دیئے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

اس موقعہ پر خاکسار حضور کی خدمت والا شان میں جہاں لائبریری کی اس وسیع اور دیدہ زیب عمارت کی خیر و خوبی سے تعمیر کی تکمیل پر صدق دل سے مبارکباد عرض کرتا ہے۔ وہاں اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتا ہے کہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے ادارہ کو سلسلہ کی ایک اہم ضرورت میں دست تعاون پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضور سے درخواست ہے کہ حضور دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو جنہوں نے فاؤنڈیشن میں عطیات پیش کئے اور جن کے عطیوں کے منافع سے یہ اہم کام پایہ تکمیل کو پہنچا انہیں اس کا اجر عظیم عطا فرمائے اور حضرت مصلح موعود و فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کا ثواب عظیم نصیب کرے کہ آپؓ کی محبوب یاد میں فدائیانِ احمدیت اور وابستگان خلافت نے یہ ہدیہ پیش کیا ہے اور لائبریری کی اس عمارت کو ہر جہت سے بابرکت اور عالمگیر فیض رسانی کا موجب بنائے آمین۔

بالآخر خاکسار فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہے کہ اس نے فضل عمر فاؤنڈیشن کو ان نیک مقاصد کی طرف ایک اہم قدم اٹھانے کی توفیق بخشی۔ جن کے حصول کے لئے حضرت فضل عمرؓ نے اپنی تمام زندگی وقف کر رکھی تھی۔ فضل عمر فاؤنڈیشن اس موقع پر اپنے مشفق و مہربان امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رہنمائی اور توجہات اور حوصلہ افزائی کی بھی صمیم دل سے ممنون ہے اور اس بات پر فخر محسوس کرتی ہے کہ حضور نے از راہ مہربانی اس پیشکش کو قبول فرما کر ہماری حقیر کوششوں کو نوازا ہے۔

فجزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اشاعتِ اسلام سے متعلق سلائیڈز کی نمائش

امسال نصف ماہ اگست سے ایک ماہ کے لئے خاکسار رخصت پر رہا۔ اصلاح و ارشاد کے ثواب کے حصول کے لئے بندہ نے کسی ایک جگہ رخصت گزارنے کی بجائے مختلف شہروں میں پھر کر بیرونی ملکوں میں اشاعتِ اسلام کے مناظر پر مشتمل سلائیڈز دکھانے کا پروگرام بنایا۔ الحمدللہ کہ دوستوں کے تعاون سے حسب ذیل مقامات پر سلائیڈز دکھانے کی توفیق ملی۔

کلرکہار۔ چکوال۔ راولپنڈی۔ اسلام آباد۔ مری۔ مانسہرہ بھگلا۔ ایبٹ آباد سیالکوٹ چھاؤنی۔

ان تقریبات میں ہمارے غیر از جماعت بھائیوں نے بھی حصہ لیا اور یہ معلوم کر کے کہ بیرونی ممالک میں تراجم قرآن مجید۔ اخبار و رسائل۔ تعمیر مساجد اور اجرائے سکول و ہسپتال وغیرہ کے ذریعہ عالمگیر پیمانے پر اسلام کی تبلیغ ہو رہی ہے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ ضلع ہزارہ کی جماعتوں میں یہ تقریبات مکرم مولوی محمد عمر خان صاحب امیر ضلع و علاقائی کی راہنمائی اور تعاون سے منعقد ہوئیں۔

موضع بھگلا کی تقریب سب سے زیادہ بارونق رہی۔ یہاں سلائیڈز کی نمائش مکرم سید بشیر احمد شاہ صاحب کے تعاون سے مقامی جامع مسجد کے قریبی میدان میں منعقد ہوئی جس میں گاؤں کے بچے اور بزرگ سب کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ قریبی گاؤں کی چھتوں پر بیٹھ کر مستورات نے بھی یہ نمائش دیکھی۔

مذکورہ بالا جملہ جماعتوں کے مخلصین (جنہوں نے اس کار خیر میں تعاون فرمایا) کی یاد میرے دل میں ہنوز تازہ ہے۔ ان کا فرداً فرداً ذکر کرنا ممکن نہیں۔ ان کے لئے دل سے دعائیں نکلتی رہتی ہیں۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

شبیر احمد وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ

ضرورت ہے

جامعہ احمدیہ کے طلباء کو اردو پڑھانے کے فوری طور پر ایک استاد کی ضرورت ہے۔ مرکز میں خدمت دین کے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں امیر جماعت یا صدر صاحب کی سفارش اور حسب ذیل کوائف کے ساتھ دفتر ہذا میں ارسال فرماویں۔

قابلیت۔ عمر۔ تجربہ۔

وکیل الدیوان تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فدیۃ الصیام اور خدمت درویشاں

رمضان المبارک کا مہینہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۱ راکتوبر ۱۹۷۱ء سے شروع ہو رہا ہے۔ خوش نصیبوں کو پھر ایک مرتبہ اس بابرکت مہینہ میں ارشاد خداوندی کے تحت روزہ رکھنے کی سعادت نصیب ہوگی۔ اور وہ اپنے آقا و مولیٰ کو راضی کرنے کے لئے مجاہدہ کریں گے۔

جو اصحاب بوجہ بیماری یا مسافرت سالم ماہ یا اس کا کچھ حصہ روزہ نہ رکھ سکیں ان کے لئے شریعت اسلامیہ نے یہ حکم دے رکھا ہے کہ وہ اِن دنوں کی گنتی کو دوسرے ایام میں پورا کرلیں۔ اور اگر اللہ تبارک و تعالیٰ نے کشائشِ رزق سے نوازا ہوا ہے تو وہ اِن دنوں میں ایک مسکین کا کھانا بطور فدیۃ الصیام بھی دیتے رہیں اور ایسے ذی ثروت اصحاب جو روزہ رکھتے ہوئے ایک مسکین کو کھانا کھلائیں تو یہ فمن تطوع خیراً فھو خیرلہٗ ط اُن کے لئے مزید ثواب کا موجب ہوگا۔

ایسے اصحاب جو فدیہ کی رقم (جو ایک ماہ کے معروف کھانے کے برابر ہو) دینا چاہیں وہ ناظر خدمتِ درویشان کے نام جلد بھجوا دیں تاکہ نظارت مستحق اصحاب تک بروقت پہنچا سکے۔

(ناظر خدمتِ درویشان)

پتہ مطلوب ہے

مکرم محمد عبداللہ خان صاحب ولد میاں روشن دین صاحب کھوکھر وصیت نمبر ۱۵۹۹۸ کا موجودہ پتہ درکار ہے انہوں نے ۶۱ء میں احمدیہ ہال کراچی سے وصیت کرائی تھی اگر کسی دوست کو ان کے پتہ کا علم ہو یا وہ خود اعلان پڑھیں تو دفتر ہذا کو پتہ سے اطلاع دے کر ممنون فرمادیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اعلان گمشدگی رسید بکس

تین عدد رسید بکس ۲۰۰۶۷ جماعت احمدیہ چک ۱۳۲/ن.پ ضلع رحیم یارخان رسید بک نمبر ۵۲۹۶ منگلا کالونی منگلا ڈیم رسید بک ۱۱۰۱۱ چک ۶۳/D.B شمالی ضلع بہاول پور سے گم ہو چکی ہیں۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ مذکورہ رسید بکس پر کسی کو کسی قسم کا چندہ ادا نہ فرمادیں۔ نیز مذکورہ رسید بکس کا کسی دوست کو علم ہو جائے تو نظارت ہذا کو مطلع فرمادیں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ اہلیہ بابو فضل الٰہی صاحب مرحوم مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۷۱ء کو وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ کو احمدیت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عشق تھا۔ جوانی کی عمر سے ہی پابند صوم و صلوٰۃ تھیں۔ تبلیغ اور مبلغین سلسلہ کی خدمت کا بہت شوق تھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور اُن کے پس ماندگان کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

(راجہ محمد اکرم۔ اکاؤنٹنٹ فارماسیلز انٹرنیشنل ۸۸۔ جی ٹی روڈ۔ لاہور)

اعلان دار القضاء

محترمہ ثریا بیگم صاحبہ بنت قاضی محمد شفیع صاحب مرحوم زوجہ عزیز احمد صاحب ڈار محلہ لیعہ گنج لاہور نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد قاضی محمد شفیع صاحب وفات پا چکے ہیں۔ انہوں نے اپنا پلاٹ ۵۸/۱۹ رقبہ دس مرلہ واقع محلہ دار النصر شرقی مجھے دیا تھا میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل وارثان ہیں جن کو یہ پلاٹ میرے نام الاٹ ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

(۱) بیوہ مرحوم (۲) قاضی محمود احمد (۳) قاضی مسعود احمد (۴) قاضی مقبول احمد (۵) قاضی خالد احمد پسران (۶) رضیہ بیگم (۷) رفیہ بیگم۔

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ ۵۰/۱۹ محلہ دار النصر شرقی میرے نام منتقل فرمایا جائے۔ نیز وارثان نے تحریر کیا ہے کہ اس پلاٹ کے حصول کے بعد مرحوم کی دوسری جائیداد پر ثریا بیگم کا کوئی حق نہ ہوگا۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

اطفال سے گزارش

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک ارشاد کے مطابق اطفال کے لئے کتابچہ "یاد رکھنے کی باتیں" شائع کیا گیا ہے جن اطفال کے پاس یہ کتابچہ موجود نہ ہو وہ اسے ضرور خرید لیں۔ اور پھر اسے یاد کریں۔ والدین سے بھی گزارش ہے کہ وہ اپنے پیارے بچوں کو یہ رسالہ مہیا فرمائیں۔ قیمت ۱۰ پیسے ہے۔

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

میڈیکل کالج میں داخلہ لینے والے احمدی طلباء متوجہ ہوں

جن احمدی طلباء نے اس سال اچھے نمبروں میں ایف ایس سی میڈیکل پاس کی ہے اور میڈیکل کالج میں داخلہ لینے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ کسی قسم کی مدد یا رہنمائی کے لئے ہم سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔

(منیر احمد سہیل ۱۲ مین ہوسٹل و مرزا احمد داؤد ۷۰۴ بروم ہاسٹل۔ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور۔)

حیرت انگیز نشوونما —
حیرت انگیز منافع

اچھے گھرانوں میں مائیں اپنے بچوں کی پرورش کا خاص خیال رکھتی ہیں جس کی وجہ سے بچوں کی نشوونما کی رفتار ہمیشہ قابلِ رشک ہوتی ہے۔
منافع مع بونس ڈیپازٹ اسکیم میں لگائی ہوئی آپ کی رقم بھی حیرت انگیز رفتار سے بڑھتی ہے۔ اور ۱۴ فیصد سے زیادہ سالانہ منافع کی شرح سے سات سال میں دُگنی ہو جاتی ہے

اپنی بچت
منافع مع بونس ڈیپازٹ اسکیم
میں لگائیے

تفصیلی معلومات کے لئے قریبی پوسٹ آفس یا اپنے ضلع کے نیشنل سیونگ آفس میں تشریف لائیے۔

پوسٹ آفس سیونگ بینک

جاری کردہ: سینٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز۔ اسلام آباد

NATIONAL E54-G

ہمدرد نسواں حب اٹھرا مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج مکمل کورس چھ صد گولی ۲۰ روپے تیار کردہ: دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انصار اللہ کا اختتامی اجلاس

بقیہ صفحہ اول

حضور نے سورۃ عبس کی آیات فِي صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ بِأَيْدِي سَفَرَةٍ كِرَامٍ بَرَرَةٍ کی پُر معارف تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی شان بیان کرتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ یہ ایک پاک اور مطہر چشمہ سے نکلا ہے یہ ایسی کامل مکمل حسین اور پاک و مطہر شریعت کا حامل ہے جس کی اتباع کئے بغیر کوئی عقلمند انسان حسین پاک اور کامیاب زندگی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

بایدی سفرۃ کرام بررۃ

فرماتا ہے اگر تم حقیقی عزت حاصل کرنا چاہتے ہو اور اعلیٰ درجہ کے نیک انسان بننا چاہتے ہو تو اس کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ تم قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے میں کوشاں رہو جو قرآن کو چھوڑتا ہے اور اس کی خدمت سے غافل ہوتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں کبھی عزت نہیں پا سکتا۔

حضور نے فرمایا قرآن کریم کی خدمت اور اس کی اشاعت انصار اللہ کا پہلا اور آخری فرض ہے آپ کو بار بار اس کی طرف توجہ دلائی جاتی رہتی ہے لیکن آج پھر بطور یاد دہانی میں آپ سے یہ کہوں گا کہ آپ میں سے ہر ایک جب اپنے اپنے مقام پر واپس جائے تو وہ دعائیں کرتے ہوئے قرآن کریم کی اشاعت اور خدمت میں لگا رہے خود قرآن کریم کا ترجمہ سیکھے اور سکھائے اور پھر اس کے مطابق عمل کرنے کی کوشش بھی کرے۔

فرمایا اگر غور سے دیکھا جائے تو دنیا میں سارے فتنے اور سب فساد محض اس لئے رونما ہوتے ہیں کہ دنیا نے قرآن کریم کو چھوڑ دیا ہے دنیا کے ہر فتنے اور ہر درد کا علاج قرآن میں موجود ہے بشرطیکہ ہم اس کی طرف رجوع کریں اور اس کی ہدایات پر عمل کریں۔ قرآن کا مخاطب ہر انسان ہے اس لئے اگر ہمیں واقعی بنی نوع انسان سے محبت اور ہمدردی ہے تو ہم سب کا یہ فرض ہے کہ ہم قرآن کو ہر انسان تک پہنچانے کی کوشش کریں۔

غیر معمولی اور غیر محدود انعامات کا وعدہ

فرمایا اگر ہم اس گروہ میں شامل ہو جائیں جس کا ذکر بایدی سفرۃ کرام بررۃ میں کیا گیا ہے تو پھر ہمیں انعام بھی غیر معمولی حاصل ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ
وَالْأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ
إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ (الطارق)

یعنی اللہ تعالیٰ (خدمت قرآن کے نتیجہ میں) آسمان سے بھی اپنی رحمتوں اور اپنے فضلوں کی بارش برسا رہا ہوگا (جو وحی۔ الہامات، کشوف اور رؤیا صالحہ کی صورت میں ہوتی ہے) اور زمین میں سے بھی انعامات کا وارث کرے گا۔ یہ انعامات شہادت ہوں گے اس امر کی کہ إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ یعنی قرآن ہی قطعی اور آخری کتاب ہے جو انسان کو حقیقی انعامات کا وارث بنا دیتی ہے

حضور نے فرمایا جو لوگ قرآن کریم کی خدمت کرتے ہیں اور اس طرح غلبۂ اسلام کی عملی جدوجہد میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنے کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے کہ وہ ان پر انتہائی فضل کرے گا۔ وہ ان لوگوں میں شامل نہیں ہوں گے جن کے متعلق فرمایا عاملۃ ناصبۃ یعنی وہ اپنی محنت کا نتیجہ نہ پا کر تھکن سے چور ہو جاتے ہیں بلکہ ان میں شامل ہوں گے جن کے متعلق فرمایا

وجوہ یومئذ ناعمۃ
لسعیہا راضیۃ فی جنۃ
عالیۃ لا تسمع فیہا لاغیۃ
(الغاشیۃ)

یعنی ان کے چہروں سے خوشی اور مسرت پھوٹ پھوٹ کر نکل رہی ہوگی وہ اپنی کوششوں کا نتیجہ دیکھ کر مطمئن ہوں گے اور وہ کبھی لغو باتوں میں اپنا وقت ضائع نہیں کریں گے۔

مسلسل کوشش اور مسلسل انعام

حضور نے ان آیات کی پر معارف تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ جو کوششیں بھی دعاؤں کے حصار کے اندر رہ کر نہیں کی جائیں گی۔ ان کا نتیجہ کبھی حقیقی خوشی کی صورت میں ظاہر نہیں ہو سکتا۔ حقیقی خوشی کی صورت میں ظاہر ہونے والا نتیجہ صرف ان لوگوں کو حاصل ہوتا ہے جو دعاؤں کے حصار میں رہ کر کوشش کرتے ہیں اور جو لوگ غیر محدود روحانی انعامات کے حصول کے لئے قرآن کی خدمت اور اس کی اشاعت میں حصہ لیتے ہیں وہ مسلسل کوشش کرتے ہیں ان کی ہر کوشش کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ انہیں ایک خاص لذت اور سرور [illegible] لذت اور سرور کے [illegible] کرنے چلے جاتے ہیں [illegible] وقت کو لغو باتوں میں ضائع کرتے ہیں گویا انعامات کی لذت اور سرور اور کوشش اور جدوجہد متوازی چلتے چلے جاتے ہیں۔ اور خدا کے پیار کو حاصل کرنے کا ایک غیر منتہی سلسلہ شروع ہو جاتا ہے پس ہم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے کہ اسلام کی خدمت اور قرآن کی اشاعت کے لئے انتہائی کوشش اور محنت سے کام لے اور کوشش اور محنت کے تسلسل کو ہمیشہ قائم رکھے تا کہ خدا کے پیار اور اس کی محبت کا تسلسل بھی قائم رہے

دعا

آخر میں حضور نے انصار کو واپس جانے کی اجازت مرحمت فرماتے ہوئے یہ دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ ان کے جسموں ان کی عمروں اور ان کی صحتوں اور ان کے اموال میں برکت دے ان کی اولاد میں برکت دے۔ اور اسے ان کے لئے ہمیشہ آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کے سرور کا موجب بنائے۔ حضور نے فرمایا میں آپ کو پاکستان کی حفاظت اور اس کی سالمیت کی خاطر قربانیوں میں حصہ لینے کے لئے واپس بھیج رہا ہوں خدا کرے کہ جب آپ آئندہ سال اپنے اس اجتماع میں آئیں تو کامیابی اور فتح مندی سے ہمکنار ہونے کی حالت میں میں آپ کا استقبال کروں اور آپ کو اپنے سینے سے لگاؤں آخر میں حضور نے انصار اللہ سے ان کا عہد دہرایا اور عہد کے آخر میں حضور نے جملہ حاضرین سے یہ عہد بھی لیا کہ

میں اپنے وطن اور قوم کی حفاظت و سالمیت کی خاطر ہر قربانی پیش کروں گا اور ان حقیر قربانیوں کے بدلہ میں اپنے رب سے اس کے انتہائی فضلوں اور رحمتوں کی امید رکھوں گا (انشاء اللہ تعالیٰ)

اس کے بعد حضور نے لمبی اور پر سوز اجتماعی دعا کرائی۔ اور پھر جملہ حاضرین مجلس کو السلام علیکم کہہ کر سوا بارہ بجے واپس تشریف لے گئے۔ اور اس طرح انصار اللہ کا سولہواں سالانہ اجتماع نہایت کامیابی اور خیر و برکت کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

زمیندار بھائیوں سے اپیل

(محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم مال وقف جدید)

آپ کو مبارک ہو کہ خریف کی فصل خدا تعالیٰ نے بہت عمدہ عطا کی ہے اس فصل کے شکرانہ کے طور پر اپنی بڑھی ہوئی آمدنیوں میں وقف جدید کی دینی تحریک کو نہ بھولئے۔ اس موقع پر یہ سوال اٹھتا ہے کہ کیا

۱۔ آپ اپنی آمد کے ساتھ ساتھ اور اس کے شایان شان مالی قربانیوں میں حصہ لے رہے ہیں۔

۲۔ کیا آپ کے بچے اب تک وقف جدید کی تحریک میں شمولیت سے محروم تو نہیں رہے اور کیا وہ جائز فخر کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف جدید کا مالی بوجھ اٹھانے کے لئے ان سے جو توقعات وابستہ فرمائی تھیں آپ کی مدد سے وہ ان توقعات پر پورا اتر رہے ہیں۔

اگر خدانخواستہ ان سوالات کے جواب نفی میں ہوں تو جلد از جلد مثبت اقدام فرما کر اپنے رب کی خوشنودی حاصل کیجئے جس کے ہاتھ میں رزق کی کنجیاں ہیں۔ واللہ خیر الرازقین

درخواست دعا

خاکسار کا چھوٹا بھائی عزیزم بشیر احمد قریشی ایڈووکیٹ بعض پریشانیوں و ہموم سے دوچار ہے تمام بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیزم کو تمام پریشانیوں سے نجات عطا فرمائے۔

(پروفیسر بشارت الرحمٰن ایم اے ربوہ)

(۲)

میرے والد محترم محمد عبد اللہ صاحب چیمہ دس بارہ روز سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

محمد مطیع اللہ شاہین دار الرحمت غربی ربوہ

(۳)

میری والدہ صاحبہ سخت علیل ہیں احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں

رانا محمد اسلم منیجر [illegible] ملتان۔